مطبوعات

دو مسافر، دو ملک | مولفہ حکیم محمد سعید و مسعود احمد برکاتی صاحبان - سفرنامہ فرانس و انگلستان مرتبہ: مسعود احمد برکاتی - ناشر: ہمدرد فاؤنڈیشن پریس، کراچی - (ناظم آباد) صفحات یکصد، دبیز آرٹ کارڈ کا مصور و رنگین سرورق - قیمت: -/۱۲ روپے

امریکہ و یورپ کا تھوڑا سا سفر میں نے بھی کیا، بہت سے سفرنامے پڑھے، مگر اس سفرنامے کی نوعیت امتیازی ہے - اس کے مواد اور انداز بیان میں بچوں کی ضروریات کو ملحوظ رکھا گیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ بچوں کی حق ماری جو عرصۂ دراز سے ہوتی رہی ہے - اس کے پیش نظر جو خدمت بھی کسی گوشے سے انجام دی جائے وہ بڑی قابل قدر ہے - خدا کا شکر ہے کہ یہ سفرنامہ بچوں کے لیے اس مروجہ نقالانہ نہج پر نہیں لکھا گیا کہ جس میں مغرب کی ایسی تصویر بنا کر آئینہ کی طرح لٹکا دی جاتی ہے کہ بچہ احساس کہتری کے بوجھ تلے ہمیشہ کے لیے پس جائے۔ نہ ایسا ہے کہ جدید تمدن کے مادہ پرستانہ لباس میں انسانیت کو حیوانی سطح پر دکھا کر بچے کو اندھی خواہشات کی سواری اور اخلاقی قدروں سے بیگانہ کر دیا جائے - اس سفر کے دو مسافروں کا ذکر سامنے آتے ہی اقبال کا شعر یاد آ جاتا ہے کہ:

> کاروانِ ایں دو بینائے وجود   برکنارِ مشتری آمد فرود

سفرنامہ پڑھیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ دو محب وطن پاکستانیوں کا سفرنامہ ہے جو مسلمان ہیں - وہ قوم کے بچوں کو کتاب کے آئینے میں تمام اہم مناظر، ادارے، عمارتیں، شخصیتیں، ہوٹل، ٹیکسیاں، ہوائی اڈے، زیر زمین ریلوے، بازار، پارک، رنگ برنگے پھول، لوگوں کا رہن سہن، اُن کی عادات و اطوار اس طرح دکھاتے ہیں جیسے کسی میلے میں کوئی فن کار

بڑے سائز کی سیر بین دکھا رہا ہو — "سبز گنبد دیکھ ! — دلی کا لال قلعہ دیکھ ! — غوث الاعظم کا مزار دیکھ کربلائے معلیٰ دیکھ ! — مسجد کا نور دیکھ"......

ص ۹ پر ہے کہ "اس کے جنت ہونے میں کیا شبہ ہے"۔ ایک تو اس سے یہ خیال بچوں میں پیدا ہو سکتا ہے کہ جنت کا تعلق آخرت سے ضروری نہیں۔ اس دنیا میں جہاں اسباب راحت جمع ہو جائیں وہیں جنت ہے۔ دوسرے یہ غلط فہمی ہو سکتی ہے کہ مغربی معاشرہ کی ترقیات اور دلکشیوں کے پیچھے جو تاریکیاں اور غلاظتیں ہیں اُن سے وہ بے خبر رہ جانے کی وجہ سے یہ سمجھیں کہ بڑی بے عیب مخلوق اور اس کی تہذیب ہے۔ بس وہ بنا اُن کا غلام ! آپ نے مغربی زندگی کی چکا چوند کو بھی دیکھا، ایک خاص دائرے میں وہاں کا حسنِ خلق بھی دیکھا، مگر اس کے پیچھے مغربی جانوریت بھی دیکھی اور معاشرے کی غلاظتیں بھی دیکھیں۔ کسی شخص یا معاشرے یا تہذیب کے متعلق بچوں کو معلومات دی جائیں تو تصویر کے دونوں رُخ توازن سے پیش کرتے چاہئیں تاکہ اُن کے ذہن کی کشتیاں زندگی کے سمندر میں کبھی ڈانواں ڈول نہ ہوں۔

برکاتی صاحب تنقید نگار کے قلم کی ٹیڑھی ترچھی لکیروں کی رعایت ضرور دیں گے کیونکہ اس کی ذمہ داری بڑی نازک ہے۔

مارشل لا سے مارشل لا تک | از مرحوم سید نور احمد۔ ناشر: دارالکتاب ۲۰/۱ ریٹی گن روڈ، لاہور ۲۔ صفحات: سوا پانچ سو، مجلد قیمت: ۱۲۵/- روپے۔

سید نور احمد مرحوم نے سول اینڈ ملٹری گزٹ کے رپورٹر کی حیثیت سے آغاز کار کیا۔ پھر وہ حکومت پنجاب کے محکمہ تعلقاتِ عامہ میں شریک ہو گئے۔ تشکیلِ پاکستان کے بعد پنجاب کے محکمہ پریس اینڈ انفارمیشن کے ڈائریکٹر مقرر ہوئے۔

یہ کتاب (۱۹۱۹ء سے اکتوبر ۱۹۵۸ء تک)، ایک ایسے شخص کی لکھی ہوئی تاریخ ہے جو واقعات کے بہاؤ کا عینی شاہد تھا۔ گو سرکاری ملازمت کا خفیف سا اثر بھی بسا اوقات تاریخی ذمہ داریوں کو ادا کرنے میں حائل ہوتا ہے اور ایسے مؤرخ کا قلم سیاسی احتیاط پسندیوں

کے جنگلوں کے درمیان چلتا ہے۔ مگر یہ مطالعۂ تاریخ اچھا خاصا واضح اور دلچسپ اور بیان کے لحاظ سے ہموار اور پُرسکون قسم کا ہے۔

ہماری چالیس سالہ تاریخ کی اس کتاب میں ہندو مُسلم اتحاد ـــ شدھی اور تبلیغ کی ٹکر۔ گاندھی کا ۲۱ روزہ برت۔ نہرو رپورٹ۔ سائمن کمیشن۔ بھگت سنگھ۔ علامہ اقبال کا خطبۂ الٰہ آباد۔ شہید گنج کا ہنگامہ اور مجلسِ احرار۔ جناح سکندر پیکٹ۔ کرپس تجاویز۔ کابینہ مشن پلان۔ ڈائریکٹ ایکشن کا فیصلہ۔ ریڈکلف ایوارڈ۔ کشمیر کا الحاق ـــ خارجہ پالیسی کے سات سال۔ لیاقت علی کا زمانہ ـــ فوجی انقلاب ۱۹۵۸ء۔ نہایت اہم ابواب ہیں۔ ان میں سے ہماری پوری دورِ مصائب کی جڑیں لیاقت علی خاں کے دور میں ملتی ہیں۔ مؤلف نے یہ امر تو بڑی خوبی سے دکھایا کہ قائدِ اعظمؒ کے بعد کاٹ چھانٹ کی سیاست کس زور سے شروع ہوئی اور کیسی کیسی کُشتیاں اور پیچ ہوئے اور آئندہ کے لیے محاذ آرائیاں بن گئیں، لیکن مؤلف نے ایک معاملے میں بڑی کوتاہی دکھائی ہے، وہ ضروری مواد اور اسٹوری سامنے لا کر مُبرہن حقیقت واضح نہیں کر سکے کہ افسرِ عمل کو سیاست میں استعمال کرنے اور انتخابات میں دھن دھونس اور دھاندلی کا استعمال کرنے کے لیے جناب لیاقت نے کیا خدمات سرانجام دیں۔ آج اگر کوئی شخص یہ کہے کہ خان مرحوم کی نیت بڑی نیک تھی، مگر عملی لحاظ سے ایسی کارروائیاں ہوئیں کہ جنھوں نے نظامِ انتخابات اور جمہوریت دونوں کو مستقلاً کر بیٹھ کر دیا۔ اس پہلو سے مؤلف کی کوتاہی خاصی کھٹکی۔ ویسے بہ حیثیت مجموعی کتاب بڑی اہم اور دلچسپ ہے اور تعلیمی لحاظ سے بھی اس کا مقام ہے۔ تاریخ نویسی کا شرمناک حد تک جو قلیل سا کام پاکستان میں ہوا ہے اس میں اس کتاب کو ہمیشہ اہمیت حاصل رہے گی۔

قابلِ افسوس امر یہ ہے کہ معلوم نہیں، سابق ایڈیشن سے فوٹو کاپی لی گئی ہے یا کتابت خراب ہے اور اس کے ساتھ کاغذ بھی گھٹیا ہے، ان وجوہ سے کتاب کی وقعت کو نقصان پہنچا ہے۔ ہمارے ناشرین کو چاہیے کہ کتابوں سے منفعت ضرور حاصل کریں، مگر قاری کو اچھا موادِ مطالعہ بہترین ظاہری پیرائے میں مہیا کریں۔ ادھ کچرے کام کرنے کا سلسلہ بند ہونا چاہیے۔ کوئی نجوم یا فالنامے یا خواب نامے یا پجھارتوں اور

مضمون کی کتاب ہوتی تو آپ جو چاہے کرتے، مگر خدا کے بندو! یہ تو تاریخ ہے، ہماری تاریخ، ہماری تصویر، ہمارا چہرہ — اور اسے پیش کرنے والی شخصیت کوئی مختصر دن پہ بیٹھنے والا آدمی نہ تھا، نور احمد کی معروفِ عام شخصیت تھی، جس کو علم بھی حاصل تھا اور قلم بھی!

اُردو ڈائجسٹ (رحمۃ للعالمینؐ نمبر)	مدیر مسئول: الطاف حسن قریشی۔ مقامِ اشاعت: ۲۱، ایکڑ اسکیم، سمن آباد، لاہور ۲۵۔ ۴۷۳ صفحات (مع اشتہارات)۔ قیمت فی

پرچہ ۲۱/- روپے۔ چندہ سالانہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک ۱۷۰/- روپے۔

اُردو ڈائجسٹ کا اپنا ایک مقام برسوں سے بنا ہے اور اس کا ہر عام شمارہ بھی اہم ہوتا ہے۔ لیکن سال میں دو تین بار وہ جو خاص نمبر شائع کرتا ہے، ان کی قدر و قیمت خاصی زیادہ ہوتی ہے۔ اس وقت رحمۃ للعالمینؐ نمبر (حصہ دوم) ہمارے سامنے ہے۔ اس نمبر کی قدر و قیمت موجودہ تاریک اور کربناک ماحول کی وجہ سے بہت بڑھ جاتی ہے۔ قوم جن انسانیت کش اور ایمان شکن مظالم اور پستیوں اور سازشوں اور فتنوں سے گذر رہی ہے، ان میں اگر اس کے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور سیرت اور تعلیمات کی کوئی جھلک لائی جا سکے تو شاید وہ کچھ نہ کچھ لوگوں پر اپنا اثر ضرور ڈالے گی۔ اُمید ہے کہ اُردو ڈائجسٹ کے اس نمبر سے یہ برکت حاصل ہو گی۔

مضامین کو پانچ حصوں: ۱۔ اسلامی نظامِ مملکت۔ ۲۔ اُصول سیاست، نظامِ عدالت اور انداز سفارت۔ ۳۔ دورِ رسالت میں صلح و جنگ کے مثالی واقعات۔ ۴۔ ایک عالمِ ثناخواں آپ کا (منظوم ہدیۂ عقیدت)۔ ۵۔ سیرتِ رسولؐ کے کچھ اور دلآویز گوشے — میں بانٹا گیا ہے۔ علاوہ ازیں "مستقبل کے تیور" (اداریہ از الطاف قریشی) اور "تعارف و تبصرہ کتب" (از طالب ہاشمی و ادریس صدیقی) بھی زینتِ اوراق ہیں۔ سرورق کے لیے شاندار ڈیزائن، خطاطی از فریدالدین احمد، رنگ کاری از عنایت اللہ!

بدعت کی حقیقت اور اس کی اقسام | مؤلف: شاہ محمد اسمٰعیل شہیدؒ۔ مترجم: معراج محمد بارق
ناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ روڈ کراچی۔ صفحات: ۲۱۶۔ کاغذ سفید، مضبوط جلد سنہری ڈائی والی قیمت: ۳۹/- روپے۔

علامہ شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کے لیے میرے دل میں دو وجہوں سے کشش ہے: ایک یہ کہ آپ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے دینی مضامین کو عوام تک پہنچانے کے لیے اردو نثر کا بہترین مؤثر اسلوب اختیار کیا۔ اس بنا پر میرا تو یہ خیال ہے کہ شہیدؒ موصوف کو تذکرہ نثر نگارانِ اردو کی صفِ اوّل میں جگہ ملنی چاہیے۔ دوسری وجہ ان کے وہ کارنامے ہیں جو سیّد اسمٰعیل شہیدؒ کی قیادت کے تحت اقامتِ دین کے لیے جہاد میں دکھائے اور پھر جو مخالفتیں انگریز اور انگریزوں کی بنائی ہوئی فضا میں پروان چڑھنے والے دینی اور غیر دینی لوگوں نے کیں اور شہیدؒ بلکہ پوری تحریک مجاہدین اور اس کے ساتھ وہابیت اور ملّا ازم کو ملا جُلا کر ایسی غبار آلود فضا تیار کر دی کہ کچھ دیکھنا سمجھنا لوگوں کے لیے ممکن ہی نہ رہا۔ پھر ستم یہ توڑا گیا کہ فرقہ بندی کے معرکہ آراؤں نے شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کی شخصیت کو اتنا متنازع بنا دیا اور بعض جزوی مسائل کو وجہِ شورش و ہنگامہ بنا کر شاہ صاحب کی گراں قدر علمی خدمات سے قوم کو دُور ہٹا دیا۔

میں تمام فرقوں کے علماء کے لیے اپنے دل میں گنجائش رکھنے کی وجہ سے شاہ صاحب کے لیے بھی کھلا ذہن رکھتا ہوں۔ کوئی چیز وجہِ اختلاف ہوگی تو اُس سے اختلاف کروں گا لیکن اور بے شمار سرمایۂ علم جو قیمتی ورثہ ہے اُس سے کیوں فائدہ نہ اُٹھاؤں۔

یہ کتاب شاہ صاحب کی کتاب "ایضاح الحق الصریح" کا اردو ترجمہ ہے۔ اس پر محمد یوسف بنوری مرحوم کی تقریظ ہے۔ شاہ صاحب کے سوانح کا خلاصہ درج ہے۔ کتاب اس لمبی حدیث سے متعلق ہے جس میں آتا ہے کہ: "وَاِیَّاکُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ"۔ اِس حدیث کا ایک خاص حصہ خطباتِ جمعہ میں پڑھا جاتا ہے تاکہ بار بار یاد دہانی ہوتی رہے۔ خلاصہ یہ کہ دین میں کوئی ایسی نئی بات نکالنا جس کا سراغ قرآن، حدیث اور سنتِ رسولؐ و سنتِ خلفائے راشدین تک میں نہ ملے اور نہ اُس کی کوئی نظیر ملے

تو ایسی چیز کو جزو دین قرار دینا یا عبادات اور شرعی حقوق و فرائض میں اس کا اضافہ کر دینا بدعت ہے جو یکسر ناجائز ہے۔ یعنی ایسی کوئی چیز اختیار نہ کرنی چاہیے جو "ما انا علیہ واصحابی" کی کسوٹی پہ پوری نہ اُترے۔

شاہ صاحب کا کمال یہ ہے کہ حدیث میں سے بدعت کی بحث سے متعلق ایک ایک لفظ یا اصطلاح کو الگ لے کر اس کی وضاحت کی ہے۔ ان کے بیان کو پڑھ کر بہت سے حقائق سمجھ میں آجاتے ہیں۔

بڑی اہم بحث بدعت اصلیہ اور بدعتِ وصفیہ کی ہے۔ اس کی بڑی تفصیل ہے۔ اور اسے سمجھنا ضروری ہے۔

پھر شاہ صاحب کی اس کتاب میں "فائدہ اوّل" کے زیرِ عنوان بتایا گیا ہے کہ بدعتِ حقیقیہ میں کون سے اُمور داخل ہیں: پہلے اور دوسرے مسئلے میں۔ پھر مابعد جو چیزیں شاہ صاحب نے بیان کی ہیں کاش کہ اُن کے لکھنے کی گنجائش ہوتی۔ پھر "فائدہ دوم" میں اُن اُمور کا بیان ہے جو بدعتِ حکمیہ میں داخل ہیں۔ عجیب معلومات ہیں۔ "فائدہ سوم" میں اُن باتوں کا بیان ہے جو بدعت سے مشابہ ہیں، مگر بدعت نہیں ہیں۔ پھر ایک مسئلہ ہے: "اجماع اور رواج میں فرق"۔ (کتنا اہم مسئلہ ہے!)۔ دوسرے اور تیسرے اور چوتھے مسئلہ کی بھی اہمیت ہے۔ فصلِ ثانی کے تحت "بدعت کا حکم" کے عنوان سے مزید وضاحت ہے۔ کتاب کے مباحث ایسے ہیں کہ اس تعارف نگاری کے بعد ایک بار پھر غور و فکر کے ساتھ اسے پڑھنے کی خواہش ہے۔

دِرَاسَةٌ فِي الْبِنَاء الْحَضَارِي	مولفہ: ڈاکٹر محمود محمد سفر۔ ناشر: محکمہ شرعیہ و شئون المدینہ، قطر۔ کاغذ، طباعت، سرورق خوب۔

یہ کتاب الأمہ سیریز کی ۲۱ ویں کتاب ہے۔ مؤلف نے ملتِ اسلامیہ کے مرض کی تشخیص یہ کی ہے کہ ہمارا مرض دین سے دُوری، دین و دُنیا کی تفریق اور عیش کوشی کی زندگی گذارنا ہے۔

مزید یہ کہ ڈاکٹر صاحب نے مسلمانوں کے نظامِ تعلیم کی خرابیوں، ان کے معاشی مسائل پر بھی بحث کی ہے اور درستی احوال کے لیے تدابیر بیان کی ہیں، ان کا انداز رجائیت پسندانہ ہے۔ وہ ایمان و عمل صالح کی بنیاد پر نشاۃ ثانیہ کے ظہور کا عزم و یقین رکھتے ہیں۔ وہ تہذیبی طور پر فرد کو بنیادی اکائی سمجھتے ہوئے، اصلاحِ فرد، اصلاحِ خانہ اور اصلاحِ معاشرہ کے خطوط پر سوچتے ہیں۔ انھوں نے مختصر پیغام اس مشہور شعر کے ذریعے دیا ہے۔

ؔ أن تعمل لدنیاك كأنك تعش أبدًا
أن تعمل لآخرتك كأنك تموت غدًا

تو دنیا کے معاملے میں اس طرح محنت کر، گویا تجھے دنیا میں ہمیشہ رہنا ہے۔
تو اپنی آخرت کے لیے اس طرح سعی و جہد کر، گویا تجھے کل ہی مر جانا ہے۔

ص ۸۰ پر انگریزی کا ایک لفظ HAND غلط چھپا ہے، HARD ہونا چاہیے۔

اربابِ علم و کمال اور پیشۂ رزقِ حلال | از جناب مولانا عبدالقیوم حقانی ۔ پیش لفظ از جناب مولانا سمیع الحق مدیر الحق ۔ ناشر: موتمر المصنفین، دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، ضلع پشاور (پاکستان) ۔ صفحات: ۳۰ - ۲۲۹، سفید کاغذ، خوبصورت مجلد سنہری ڈائی ۔ قیمت: ۵۱/- روپے ۔ ملنے کے تین پتوں میں سے ایک ۔ مکتبۂ مدنیہ، ۷ اردو بازار لاہور ۲۔

یہ کتاب فی الواقع محترم مولانا سمیع الحق صاحب کے الفاظ کے مطابق "مصنف نے جدید طرز کی نئی اور اچھوتی طرز تحریر سے جس طرح اپنے موضوع کی وضاحت و اہمیت اور اس سلسلے میں سلفِ صالحین کے کردار کی توضیح کی ہے، وہ تو بس انہی کا حصہ ہے۔" (ص ۷) ملتِ اسلامیہ کے لیے یہ امر باعثِ فخر ہے کہ ہر دور میں اس کے بڑے سے بڑے علماء و حکماء دین کی خدمت کے ساتھ اکلِ حلال کے لیے پیشہ وارانہ مصروفیات رکھتے تھے۔ دوسرے مذاہب کے اکابر کی طرح انھوں نے معاشرے پر بار بننا کبھی پسند نہیں کیا۔ کوئی حلال پیشہ

اسلام میں نہ وجۂ افتخار ہے اور نہ سببِ پستی - اکلِ حلال کے لیے جائز طریق سے محنت کارِ ثواب بھی ہے اور سرمایۂ عزت بھی - گویا یہ کتاب مروجہ نسلی امتیازات اور پیشہ وارانہ قومیتوں کی بحثوں کو ختم کر دینے والی ہے -

کتاب کے آغاز میں بہت سے ذی وقار اصحابِ علم و اتقا کے تقریظی خطوط (مضامین) درج ہیں - میرا ذاتی خیال ہے کہ کسی اچھی کتاب کو اس سے بے نیاز ہونا چاہیے - دولھن کے ساتھ یہ سلوک اچھا نہیں کہ اسے دس دس جوڑے اکھٹے پہنا دیئے جائیں -

خیر، خود مجھے اس مبحث نے ایسا کھینچا کہ میں نے کئی ابواب پڑھ ڈالے - اور ابھی اطمینان سے پھر پڑھنا چاہتا ہوں -

علامہ ابوسعید عبدالکریم بن محمد السمعانی نے کتاب الانساب کے نام سے ایک ہزار چھ صفحات کی ایک کتاب میں ذی وقار علمائے سلف کو پیشوں کے اعتبار سے الگ الگ نمایاں کیا ہے -

مثلاً روغن ساز اور روغن فروش علماء کا تذکرہ ، درزی کا کام کرنے والے علماء کا بیان ہے ، ریشم اور پارچہ فروشی کرنے والوں کا ذکر ہے ، قصابوں اور قلعی گروں ، حلوائیوں ، لوہاروں ، مزدوروں ، لکڑہاروں ، بڑھیوں ، شکر سازوں اور شکر فروشوں میں جو علمائے دین شامل تھے ، ان کے احوال درج ہیں - چکیاں چلانے اور آٹا پیسنے ، صابون سازوں ، شیشہ گروں ، شکاریوں اور خطاطی و کتابت کی خدمات انجام دینے والے علماء کا مذکور ہے - ضمناً ایسے اربابِ فضل و کمال کا بھی تعارف کرایا گیا ہے جو بینائی سے محروم تھے -

اس مثال سے اندازہ کر لیجیے کہ مشہور علما امام حلوائی اور امام بزدوی اور امام سرخسی تینوں حلوائیوں کا کام کرتے تھے - اسی طرح ہر پیشہ کے زیرِ عنوان بڑے بڑے اہلِ کمال کے نام آتے ہیں -

مختصراً یہ کہتا ہوں کہ یہ کتاب دینی معلومات میں بہت بڑا اضافہ کرتی ہے -

---

پاکستانی عورت کا مقام و مرتبہ از قلم محترمہ اُمِ زبیر۔ ناشر: خود۔ صفحات: ۸۰
کاغذ سفید، دبیز ٹائیٹل، رنگین مگر غیر شوخ۔ قیمت: ۱۷/- روپے

عورت جنّت سے لے کر زمین کے قدیم اور جدید ہر دور میں ایک مسئلہ رہی ہے، بلکہ اُم المسائل۔ اسے حل کرنے کی بے شمار فکری اور عملی کوششیں کی گئی ہیں۔ مگر یہ "مسئلہ زن" وہیں کا وہیں رہا۔ یہ کہنا بطور شکایت نہیں بلکہ سچی بات یہ ہے کہ زندگی کی ساری رونق بھی تو اسی فتنۂ بے مثال کے دم سے ہے۔ ورنہ آدمی کسی اور طرح پیدا ہو بھی سکتا تو جنگلی بیلوں یا بن مانسوں کی طرح مارا مارا پھرتا۔ تمام ہنگامے ہمیشہ کے لیے سوئے رہتے۔

مشکل یہ ہے کہ بہت سے احوال میں عورت سخت مظلوم ہوتی ہے اور اس کی بڑی بے بسی ہوتی ہے، یہاں تک کہ اس کے آنسو اس طرح ٹپکتے ہیں جیسے کچلے ہوئے باداموں میں سے روغنِ بادام۔ اس کی مظلومیت مجبور کرتی ہے کہ اہلِ دل و نظر اس کے مسائل پر غور کریں اور کوئی حل پیدا کریں۔

محترمہ اُمِ زبیر خود ایک خاتون ہیں، سوچنے سمجھنے والی اور لکھنے اور تقریریں کرنے والی ہیں۔ اور عورتوں ہی کی ایک نیک نہاد تنظیم کی قائدات میں سے ہیں۔ انہوں نے بغیر کسی فلسفیانہ لپیٹ کے صاف صاف انداز سے عورت کے دکھوں کا درماں اسلام میں تلاش کر کے اس پمفلٹ میں بیان کر دیا ہے۔

جہاں کوئی نزاع ہو وہاں ایک حل یہ ہوتا ہے کہ ایک صد فی صد دانا اور دیانت دار اور غیر جانب دار ثالث و منصف کی تلاش کی جاتی ہے۔ زندگی تنازعات اور اختلافات سے بھری ہوتی ہے۔ اسلام نے ہمیشہ یہ بتایا ہے کہ سارے جھمیلوں کا حل خدا کو مالک و ہادی اور رسولؐ کو اس کا نمائندہ حَکَم تسلیم کر لیا جائے۔ پھر جس معاملے میں رسولؐ قرآن کے لفظوں میں یا اس کی شرح میں کوئی فیصلہ دے دے تو ساری چون و چرا ختم کر کے اسے قبول کر لیا جائے۔ نزاعاتِ زندگی کا یہی وہ واحد حل ہے جس کے لیے ہم سب مسلمان ہوتے ہیں۔ لیکن اس کا کیا علاج کہ اب بہت سے مسلمان — اور خصوصاً ماڈرن مسلمان عورت — یہی نہیں جانتی کہ مسلمان ہونا کیا ہوتا ہے۔ اور مسلمان ہونے کے بعد کیا ماننا پڑتا ہے اور کیا چھوڑنا پڑتا ہے۔

اندازِ بیان | از جناب عبداللہ شاکر - ناشر: ادارہ معارف اسلامی، لاہور۔
ملنے کا پتہ: المنار بک سنٹر، منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔ صفحات: ۲۵۶ - سفید کاغذ، آرٹ کارڈ کا رنگین سرورق - قیمت: ۳۶/- روپے۔

پنجابی زبان کے مشہور شاعر جناب عبداللہ شاکر جو منشی فاضل (فارسی) اور ادیب فاضل (اُردو) بھی ہیں، انہوں نے اپنی زندگی تعلیم و تعلم میں گزاری ہے۔ شاگردوں پر ہمیشہ محنت کرتے اور انہیں تعلیمی ترقی کی راہ پر آگے بڑھانے کی کوشش کرتے رہے۔ اُردو زبان دانی کی تعلیم انہوں نے صرف نصابی حد تک نہیں دی، بلکہ شاگردوں کو وہ تحریر و تقریر کی تربیت دینے اور اچھی زبان بولنے اور لکھنے کی صلاحیت اُن میں پیدا کرنے کے لیے خاص محنت کرتے۔ ایسے استاد آج بہت کم ملیں گے۔ شاکر صاحب نے تقریری مقابلوں کے لیے مختلف تقاریب کے لیے اور مختلف موضوعات کے تحت بچوں کے لیے تقاریر تیار کیں۔ اور ان کو ادا کرنے کے لیے مشق کرائی۔ ان تقریروں کا محور اسلامی نظریۂ پاکستان ہے اور یہ ماحول میں پھیلے ہوئے وقت کے مسائل کو محیط ہیں۔ مڈل، میٹرک کے بچوں کے لیے خاص تحفہ ہیں اور ابتدائی مضمون نگاروں، نومشق صحافیوں، ائمہ مساجد اور مقامی لیڈروں کے لیے بہت مفید ہیں۔

وراثت | مؤلف: جناب مقبول احمد برنی - فی سبیل اللہ تقسیم - پتہ: (مولف سے) مسجد بیت المکرم - المکرم اسکوائر ۵/۱ ناظم آباد، کراچی۔

مسلمانوں کی عملی زندگی جن علومِ دینیہ کی طلب گار ہے، اُن میں سے ایک میراث یا ترکے کی تقسیم کا مسئلہ ہے۔ ترکے کے قانون کے مطابق اگر حقوق ادا نہ کیے جائیں تو دوسرے کا مال آدمی کے لیے حرام ہوتا ہے۔ اِس معاملے میں ایک پیسے کا دانستہ ہیر پھیر یا اخفا بھی سخت بڑا گناہ ہے۔

یہ علم ابتدائی دَور میں ایسی شکل میں مرتب ہوا کہ عام آدمی فائدہ نہ اُٹھا سکتا تھا۔

مگراب کئی کتابیں وراثت کے اصول و احکام، ضروری اصطلاحوں اور مقدار حصص کو واضح کرنے کے لیے موجود ہیں۔ ایسی ہی ایک آسان اور مختصر کتاب کا اضافہ برنی صاحب نے کیا ہے۔ اس میں متعدد عملی نقشہ ہائے تقسیم حصص بنا کے دکھائے گئے ہیں۔

یوں تو اب حکومتی اور عدالتی سطح پر بھی اس قانون کی ضرورت ہے، مگر عام آدمی اور شہری کو معلوم ہونا چاہیے کہ اسے کسی سے کیا لینا ہے یا کسی کو کیا دینا ہے۔

اقبالیات | مدیر: مرزا محمد منور۔ بہ اہتمام: اقبال اکیڈمی پاکستان۔ ۱۳۹۔ ا اے، نیو مسلم ٹاؤن لاہور۔ سفید کاغذ، خوش نما ٹائیٹل۔ قیمت فی شمارہ ۲۰/ روپے۔ سالانہ ۶۰/ روپے

اقبال کی شخصیت، فکر اور سوانح کے متعلق پاکستان بھر میں یہ سہ ماہی رسالہ بہت مؤقر ہے، جس کے اردو اور انگریزی ایڈیشن باری باری شائع ہوتے ہیں۔ اس کو رتبہ بلند دینے میں بہت بڑا حصہ پروفیسر مرزا محمد منور کا ہے، جو بیک وقت قرآن و حدیث، تحریک پاکستان اور اقبالؒ کے متعلق جامع شعور رکھتے ہیں۔ جولائی ستمبر ۱۹۸۸ء کا یہ شمارہ علامہ مرحوم کی پچاسویں برسی کے موقع پر تیسری خصوصی اشاعت کی صورت میں شائع ہوا ہے۔ نہایت متنوع اور اچھے اچھے مقالات کا گلدستہ سجا کر پیش کیا گیا ہے۔

آل الشیرازی فی القرن العشرین | از جناب دکتور علی الموسوی۔

ناشر: اللجنۃ المشرفۃ علی الاحتفالات السنویۃ۔ طہران۔ ص ۶۱/۳ ۱۳۱۸۵/

یہ آل شیرازی کے سلسلہ کا بیان شیعی نقطۂ نظر سے ہے کہ اس کے بزرگوں نے بیسویں صدی میں کیا کیا حصہ ادا کیا۔ پمفلٹ عربی ٹائپ میں ہے۔ قیمت درج نہیں۔

مجلہ معلّم | مدیر اعلیٰ پروفیسر شبیر احمد منصوری (متعدد معاونین) - بہ اہتمام تنظیم اساتذہ پاکستان - ۸۔ اے ذیلدار پارک، اچھرہ، لاہور - بدل اشتراک دس روپے -

اسلامی نظامِ تعلیم کا علمبردار یہ مجلہ اپنے مقصد کے مطابق اچھے اچھے مضامین کا مجموعہ ہے - خصوصاً وہ مضامین جو افغان تعلیمی کانفرنس پشاور یا تعلیمی کانفرنس لاہور میں پیش کئے گئے، فکر انگیز ہیں "قافلۂ تنظیم وادی کشمیر میں" (از وقار علی کاری)، ایک دلچسپ روئیداد ہے - ایک مقالہ "قبل ابتدائی تعلیم" (عزیز احمد مرزا)، ملک کے اہلِ شعور و درد کی آنکھیں کھول دینے کے لیے کافی ہے - انہوں نے مروج ابتدائی درجوں کی درسی کتابوں کے اقتباس دے کر دکھایا ہے کہ وہ دینی اور تہذیبی لحاظ سے کتنی تباہ کُن ہیں - آخر میں اخبار و اطلاعات کا باب ایک اچھا تجربہ ہے -

---

رسالہ محنت کار | ایڈیٹر: صفدر حسن صدیقی - مقامِ اشاعت: ابوبکر بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن لاہور - قیمت فی شمارہ (۴۸ بڑے صفحات) دس روپے -

یہ رسالہ مزدوروں کے مسائل اور تحریکات اور نزاعات سے متعلق ہے - اس کے تین شمارے فروری، مارچ، اپریل سامنے ہیں - محنت کاروں میں کیا کام کیا جاتے اور کس نہج سے کیا جائے اور جو کچھ ہو رہا ہے اس میں درست کیا ہے اور غلط کیا ہے، ان سوالوں کے کئی کئی جوابات پائے جاتے ہیں - میں نے اسلامی نظریۂ حیات کے تحت سوچا کہ دعوت الی اللہ، تحریک اخلاقِ حسنہ اور محنت کاروں کے حقوق کی بحالی کی تحریک کو کیسے ہم آہنگ کیا جا سکتا ہے - آخر سوچ سوچ کر عاجز ہوا تو اس نتیجے پر پہنچا کہ ایک شریف و نفیس دوست کا رسالہ ہے، اس کو بس دوست کا تحفہ ہی سمجھنا چاہیے - باقی دُنیا جانے اور اس کے جھمیلے -

---

ماہنامہ آموزگار | مدیر اعلیٰ: اکبر رحمانی - مقام اشاعت: کاشانۂ سہیل، ۳۷ بھوانی پیٹھ، جلگاؤں ۴۲۵۰۰۱ (بھارت)، قیمت فی شمارہ ۳/- روپے سالانہ ۳۵/- روپے (پاکستان اور دوسرے ممالک کے لیے شرحیں الگ) -

بہت مختصر اً میں یہ لکھنا چاہتا ہوں کہ معمولی کاغذ پہ کمزور طباعت کے ساتھ سامنے آنے والا یہ رسالہ مجھے بہت عزیز ہے۔ بھارت کی تعلیمی پالیسیاں اور قوانین، اردو زبان کا مقام، نصابی کتب کے مسائل، طلبہ کی ذہنی ضروریات، تدریسی رہنمائی وغیرہ موضوعات پر اچھے اچھے مضامین شائع ہوتے ہیں۔ کاش کہ پاکستان کے تعلیمی رسائل میں سے بھی کوئی تدریسی امور پر خاص توجہ دے۔

ادارے کی چند مطبوعات بھی بہت اچھی ہیں۔ علاوہ ازیں "ادب اطفال نمبر" اور دیگر خاص نمبر۔

بقیہ عورت کی حکمرانی قرآن و سنت کی روشنی میں

مگر اسمبلیوں کی رکنیت کے ممنوع ہونے کے دلائل موجود نہیں ہیں اور دوسری وجہ یہ ہے کہ سربراہ حکومت کی ذمہ داریاں وسیع ہیں۔ وہ پورے ملک کے نظم و نسق کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ صرف رائے دینے والا اور بحث و تحقیق کرنے والا نہیں ہوتا۔ اور اسمبلیوں کے ارکان کی ذمہ داریاں محدود ہوتی ہیں۔ اِس واضح فرق کے ہوتے ہوئے کس طرح پورے ملک کی حکمرانی کو اسمبلیوں کی رکنیت پر قیاس کیا جا سکتا ہے؟ باقی رہی یہ بات کہ اسمبلیوں کو حکومت کے عزل و نصب کے اختیارات حاصل ہیں تو عزل و نصب اور چیز ہے اور عملاً حکمرانی کرنا اور ملک کا نظم و نسق چلانا ایک دوسری چیز ہے۔ پھر یہ بات بھی مدِنظر رہنی چاہیے کہ وزیراعظم یا صدرِ مملکت کے عزل یا نصب کا اختیار اسمبلیوں کے ہر رکن کو انفرادی طور پر حاصل نہیں ہے، بلکہ یہ اختیار ارکان کے مجموعے کو حاصل ہے۔ ہاں! ووٹ دینے اور رائے دینے کا حق ہر رکن کو حاصل ہے لیکن یہ تو ضروری نہیں ہے کہ جو شخص ووٹر بن سکتا ہو، وہ حکمرانی بھی کر سکے۔ شریعت میں رائے دہی کے لیے مرد ہونا شرط قرار نہیں دیا گیا مگر سربراہی کے لیے مرد ہونا لازم قرار دیا گیا ہے۔